
بیان
وَسِیلہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وسیلۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نحمده ونصلی علی رسوله کریم

امابعد! فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَا ؤكَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلَ لَوَجَدُوْا اللّٰهَ تَوَّاباً رَّحِیْماً ۔

صدق الله العلی العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذٰلك لمن الشاهدین والشاکرین والحمد لله رب العالمین الی یوم الدین والی غیر النهایة،آمین یارب العالمین ۔

آیئے ہم اور آپ ملکر اپنے پیارے رسول سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت والی بارگاہ میں نذرانہ درود شریف پیش کریں اور بلند آواز سے پڑھیں۔

اللهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آله وصحبه بارك وسلم ۔

ایک باراور پڑھیں۔

اللهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آله وصحبه بارك وسلم

ایک بار پھر پڑھیں۔

اللهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آله وصحبه بارك وسلم ۔

یہ عاصی پر معاصی آپ کے سامنے حاضر آیا اور قرآن پاک کی تلاوت کا شرف حاصل کیا۔قرآن کریم کا پانچواں پارہ ہے سورۃ نساء شریف کا نواں رکوع ہے رب کریم نے ارشاد فرمایا، ولو، اور اگر، وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ" ، کہ اگر وہ

اپنے نفسوں پر، اپنی جانوں پر ظلم کریں، نافرمانی کر کے، جَآءُوْكَ، اے محبوب تمہاری بارگاہ میں حاضر ہوں، فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ اور حاضر ہو کر اللہ سے معافی چاہیں، وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ ، اور رسول ان کیلئے شفاعت فرمائیں، لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ، تو اللہ کو ضرور بہت بڑا توبہ قبول فرمانے والا پائیں گے، نہایت ہی مہربان پائیں گے، یہ آیت کریمہ کا ترجمہ ہے، الحمد للہ رب العالمین، رحمت عالم ﷺ کی کیسی عظیم بارگاہ رحمت والی ہے کہ وہاں آدمی کا گھر مل جائے تو رحمت ہی رحمت ہے برکت ہی برکت ہے اور عصیان کا عظیم کفارہ ہی نہیں بلکہ اس کو انعام سے بدل دیا جاتا ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت اس مقام پر فرماتے ہیں کہ سرکار کی عظیم بارگاہ میں حاضری کا شرف مل جائے تو میاں! کیا پوچھتے ہو؟ فرمایا۔

مجرم بلائے آئے ہیں، جاؤک، ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

اور ہم تو حدیث شریف میں یہ پاتے ہیں پہلے ہی دور سے یعنی دورِ صحابہ سے آج تک ہم امت کا عمل اسی پر پاتے ہیں، کہ جب کوئی پریشانی ہوتی ہے جب کوئی معصیت ونافرمانی کا کام ہوتا ہے اور بعدہ گنہگار خوف الٰہی سے کانپ جاتا ہے، لرز جاتا ہے، تو اپنے محبوب کا وسیلہ بناتا ہے، اور ضرور یاد کرتا ہے، آپ بخاری شریف کی حدیث سماعت فرمائیں کہ ایسے موقع پر رسول کریم کی بارگاہ میں صحابہ حاضر ہوئے ، بخاری شریف ہے اس کی پہلی جلد ہے اس کا ساتواں پارہ ہے، صفحہ ۲۶۰ ہے۔

عن ابی هريرة قال بَيْنَمَا نحن جلوسٌ عند النبی صلی الله عليه وسلم اذ جاء ه رجلٌ فقال يارسول الله صلی الله عليه وسلم هلکت قال رسول الله صلی الله عليه

وسلم مالك قال وقعتُ على امرأتی وانا صائم فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم هل تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا
قال لاقال فهل تستطیعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قال
لا قال فهل تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّیْنَ مسکیناً قال لا قال فمکث
النبی صلی الله علیه وسلم فبینا نحن علی ذٰلك أتی
النبیُّ صلی الله علیه وسلم بِعرق فیها تمر والعرق المکتل
قال این السائل فقال انا قال خُذْ هذا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فقال
الرجل أَعَلٰیٓ اَفْقَرَ مِنِّی یا رسول الله صلی الله علیه
وسلم فوالله مابین لَا بَتَیْهَا یُرِیْدُالْحَرَّتَیْنِ اَهْلُ بَیْتٍ اَفْقَرُ
مِنْ اَهْلِ بَیْتِی فضحك رسول الله صلی الله علیه وسلم
حتی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثم قال اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ (وقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم کُلْهُ اَنْتَ وَعَیَالَكَ فَقَدْکَفَّرَ اللّٰهُ عَنْكَ)
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یُجْزِیْكَ وَلَا یُجْزِیْ
اَحَداً بَعْدَكَ "

حدیث شریف کا ترجمہ ساعت فرمائیں بخاری شریف کی حدیث ہے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں ایک ایسا روشن دن تھا کہ سرکار روحی فداہ ﷺ کی بارگاہ میں ہم سب بیٹھے ہوئے تھے،اورمیاں !امت کا یہ پہلا گروہ ہے پہلا طبقہ ہے بہت خوش نصیب ہے جسے سرکار کی بارگاہ میں حاضری کا شرف مل رہا ہے صحابہ زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں، چہرۂ پرانوار کے دیدار سے مالا مال ہو رہے ہیں۔

اعلیحضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں کیا پوچھتے ہو صحابہ کرام کو کہ جب سرکار کی بارگاہ

میں حاضر ہوئے تھے چہرہ پاک کی زیارت کا شرف پائے تھے اعلی حضرت فرماتے ہیں۔

خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے
جو آنکھیں ہیں محو لقائے محمد ﷺ

کسی شاعر نے اور کیا خوب کہا ہے۔

میاں! ایسے سلطان ذیشان کی حاضری کا شرف ایسا دربار روئے زمین میں ہے کہاں ایسا سلطان کہاں؟ اللہ اللہ۔

بڑے دربار دیکھے اور شہنشاہ زمیں دیکھے
محمد کی کچہری کے مگر جلوے نہیں دیکھے

فرماتے ہیں، ہم سب حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے اتنے میں ہم نے دیکھا کہ ایک صاحب حاضر ہوئے اور حاضر ہونے کے بعد ادب سے عرض کیا "ھلکت یارسول اللہ" یارسول اللہ! میں تو ہلاک ہو گیا، برباد ہو گیا یارسول اللہ! اللہ اللہ !، دیکھو خطا ہوئی، غلطی ہوئی تو حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، کہہ رہے تھے کہ حضور میں تو ہلاک ہو گیا' آخر کیوں؟ وہ سمجھ رہے تھے' اعلحضرت عظیم البرکت اس کی ترجمانی کرتے ہیں، یارسول اللہ!

تم جو چاہو تو ابھی میل میرے دل کی دھولیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

ایک دوسری جگہ اعلی حضرت اس کی ترجمانی یوں کرتے ہیں، گویا وہ کہہ رہے تھے کہ یارسول اللہ مجبوری کا عالم تو یہ ہے کہ،

تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا
تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہِ محن پھول

کہا سرکار اس کا علاج میں کہاں پاؤں اب تو میں مصیبت میں پڑ گیا ہوں فریاد ہے یارسول اللہ! فریاد ہے یارسول اللہ!۔

گنہ در جانم آتش زد قیامت شعلہ می خیزد

مددائے آب حیوانم اغثنی یارسول اللہ

رحمت کا پانی چھڑک دیجیے یارسول اللہ رحمت کی بھیک مانگنے آیا ہوں فریاد ہے یارسول اللہ سرکار کی بارگاہ میں عرض کر رہے تھے آقا نے حکم شرعی سے آگاہ کیا ارشاد فرمایا اچھا یہ تو بتاؤ۔ "ھل تجد رقبةً تعتقھا" کوئی غلام ہے تمھارے پاس جسے آزاد کر سکتے ہو چونکہ غریب تھے غلام تھا نہیں عرض کیا یارسول اللہ غلام نہیں ہے سرکار کیا کروں میرے پاس غلام نہیں ہے فرمایا "ھل تقدران تصوم شھر ین متتا بعین" کیا تمہیں اتنی قوت ہے کہ دو مہینے مسلسل روزے رکھو، اس کا کفارہ یہی ہے، اگر غلام آزاد نہیں کر سکتے ہو تو دو مہینے مسلسل روزہ رکھو، بخاری شریف کی حدیث ہے "قال لا" اس کی طاقت نہیں ہے لیکن اور دوسری جگہ ہے بخاری شریف کی شرح، فتح الباری شرح صحیح البخاری اس کی چوتھی جلد صفحہ ۱۵۰ ہے اس میں ایک حدیث مبارک یوں ذکر کیا ہے کہ جب حضور نے فرمایا کہ دو مہینے کا روزہ مسلسل رکھ سکتے ہو عرض کیا نہیں یارسول اللہ اور پھر عرض کیا "ھل جاء نی ماجاء نی الا من الصوم" یارسول اللہ مجھ سے عظیم غلطی ہوگئی اور غلاظت میں پڑ گیا ہوں تو اس کا سبب روزہ ہی تو تھا، یارسول اللہ! ایک مہینے کے روزے میں بچ نہ سکا، یہ غلطی ہوگئی، تو مسلسل دو مہینے کیسے روزہ رکھوں گا؟ گویا حضور کے کرم کو پا کر انداز بدل گئے تھے، اب حالت دوسری ہوتی جارہی تھی کہا حضور دو مہینہ مسلسل کیسے روزہ رکھ سکوں گا جب کہ رمضان شریف کے ایک مہینہ کا روزہ فرض ہے اس میں ضبط نہیں کر سکا تو "ھل جاء نی ما جاء نی الا من الصوم" تو روزہ ہی سبب بنا، سرکار نے ارشاد فرمایا

اچھا "ھل تجد اطعام ستین مسکینا" کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا ''لا یارسول اللہ" یارسول اللہ یہ بھی نہیں کر سکتا، نہ غلام آزاد کر سکتا ہوں نہ دو مہینے کے مسلسل روزے رکھ سکتا ہوں نہ ساٹھ مسکین کو کھانا کھلا سکتا ہوں گویا زبان حال سے عرض کر رہے تھے حضور! کرتو کچھ نہیں سکتا، اعلیحضرت کی زبانی سنیے

اگر رانی وگر خانی غلامم انت سلطانی

حضور چاہے بھگا دیں یا کرم کریں میں آپ کا غلام ہوں آپ سلطان ہیں پیارے آقا عرض تو کچھ نہیں کر سکتا۔

اگر رانی وگر خانی غلامم انت سلطانی
دگر چیزے نمی دانم اغثنی یارسول اللہ

یارسول اللہ! فریاد ہے، اللہ اللہ، حضور نے ساعت فرمایا کہ وہ اتنا کہتے ہیں کہ میں یہ بھی نہیں کر سکتا یہ بھی نہیں کر سکتا تو سیدنا ابو ہریرہ فرماتے ہیں' بینا نحن علی ذالك' ہم اس درمیان ہی تھے سر ہمارے جھکے ہوئے تھے ادب واحترام کا مقام تھا تھوڑی ہی دیر کا وقفہ گذرا تھا ''اتی النبی ﷺ بعزق" دیکھا کہ سرکار کی بارگاہ میں ایک صاحب حاضر ہوئے ایک بہت بڑا عرق لے کر جو چھواروں سے بھرا ہوا تھا ،عرض کیا یارسول اللہ یہ آپ کی بارگاہ میں نذر ہے حضور کو ہدیہ دیدیا نبی کریم رؤف رحیم کی نظریں اٹھیں فرمایا این السائل؟ سائل نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسے پکارا جا رہا ہے حدیث شریف کے الفاظ ہیں جیسے ہی حضور نے فرمایا، این السائل قال انا یا رسول اللہ ''کھڑے ہو گئے، یارسول اللہ! میں حاضر ہوں تو حضور نے فرمایا' خذ ھذا فتصدق بہ' اچھا کچھ نہیں کر سکتے ہو تو اس کو لے جاؤ خیرات کر دو غریبوں میں بانٹ دو یہ تو کر سکتے ہو، اللہ اللہ! جب سرکار نے فرمایا' خُذْ ھذا فتصدّق بہٖ' لے جاؤ خیرات کر دو، غریبوں میں تقسیم کر دو، تو ادب کے ساتھ عرض کرتے ہیں' أعلى

أُفْقَرَ مِنّی یا رسول الله ' اپنے سے زیادہ محتاج کو ڈھونڈھوں؟ زیادہ غریب کو تلاش کروں؟ اس کا مطلب یہ ہی تو ہے کہ سرکار حکم دیں تو میں اپنے گھر لے جاؤں جبھی تو عرض کرتے ہیں ''أعلی أفقرَ مِنّی یا رسول الله " کیا اپنے سے زیادہ غریب کو تلاش کروں یا رسول اللہ؟ اور پھر اسی پر بس نہیں کیا، اللہ اکبر! اعلیٰ حضرت اسی مقام پر ارشاد فرماتے ہیں۔

گدائے آمدائے سلطاں بامید کرم نالاں

تہی داماں مگر دانم اغنی یارسول اللہ

اس مقام پر حدیث شریف میں یہ بھی موجود ہے جیسے عرض کیا حضور اپنے سے زیادہ غریب ڈھونڈھوں ابھی حضور نے کچھ فرمایا نہیں تھا کہ پھر وہ کہہ بیٹھے۔

''فو الله ما بین لابتَیْهَا اهلُ بیتٍ أفقر من اهل بیتی"

خدا کی قسم یارسول اللہ! مدینہ منورہ کے پورے گھروں میں میرے گھر سے زیادہ کوئی گھر محتاجی والا نہیں ہے "فوالله ما بین لابتَیْهَا أهل بیت أفقر من أهل بیتی'' جب اتنا کہا خدا کی قسم سب سے زیادہ محتاج میں ہوں تو حدیث شریف میں ہے کہ رحمت کو پیار آ گیا' فضحك النبی صلی الله علیه وسلم ' اتنا کہنا تھا کہ حضور مسکرانے لگے لیکن سرکار کو ہنسی نہیں آئی حتی بَدَتْ اَنْیَابُه (نواجذه) دندان مبارک کی سفیدی ظاہر ہوگئی، انبیاء کرام کی عادت مسکرانا ہے ہنسنا نہیں ہے۔ کسی موقع پر چلا کے نہیں ہنستے وہاں تبسم زیادہ ہوا اس قدر زیادہ ہوا کہ دندان مبارک کی سفیدی ظاہر ہوگئی' حتی بدت نواجذه' کہیں ہے' حتی بدت انیابه' کہ سرکار ہنس پڑے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں کہ آقا کی بارگاہ میں کوئی روتا ہوا جائے اور سرکار اس انداز سے تسکین کریں۔۔

جسکی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ !

لبوں کی مسکراہٹ پر ستارے جھوم جاتے ہیں
نگاہوں کی ہر جنبش پہ جلوے جھوم جاتے ہیں

کیا عالم رہا، سرکار نے اس موقع پر مسکرا کرارشاد فرمایا' فاذهب اطعمه اهلك ، اچھا جاؤ اپنے گھر والوں کو کھلاؤ، اس قسم کا کفارہ کسی نے سنا ہے؟ کہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ خود کھالینے ہی کا نام کفارہ رکھ دیا جائے؟ معلوم ہوا کہ یہ کفارہ نہیں، سزا کو انعام سے بدلنا ہے، سرکار نے فرمایا کہ تم جاؤ گھر والوں کو ہی کھلا دو "اطعمه اهلك" اپنے اہل وعیال کو ہی کھلاؤ، یہاں امتحان پورا ہوتا ہے، کم سے کم اتنا رکھا گیا ہو کہ اپنے گھر والوں کو کھلاؤ، تم نہ کھاؤ کم سے کم اتنی حیثیت ادا ہو جائے، یہ بات نہیں ہے۔ بخاری شریف میں اور فتح الباری شرح صحیح البخاری چوتھی جلد ص ۱۵۰ نیز دار قطنی کی حدیث شریف ہے، علی مرتضی شیر خدا روایت کرتے ہیں، کہ دریائے کرم جوش میں آیا حضور نے ارشاد فرمایا، کل انت واهلك، تم بھی کھالینا اور گھر والوں کو بھی کھلا دینا تو خود کھا لینے سے کیا کفارہ ادا ہوگا؟ پھر دریائے کرم جوش میں آیا اور ارشاد فرمایا'' فقد كفر الله عنك" اللہ نے تیری طرف سے کفارہ ادا کر دیا، سبحان اللہ یہ رحمت عالم ہیں، یہ نور مجسم ہیں، اسی کو اعلیحضرت فرماتے ہیں کہ سرکار کا جب کرم ہو جائے، اللہ اللہ !

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کفارہ اگر ادا ہو جائے گا تو لوگوں کے لئے سند ہو جائے گی تو حدیث شریف میں ہے، اس کی ممانعت آئی ہے، دیکھو فقہ کی مشہور

کتاب ہدایہ شریف جلد اول ص ۲۲۰ میں جہاں کفارہ کا ذکر ہے، وہاں یہ حدیث بھی موجود ہے فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا ”یجزیك ولایجزی احداً بعدك“ یہ تیرے لئے کافی ہے، تیرے بعد کسی کیلئے کافی نہیں ہے، پتہ چلا یہ خاص حکم ان کے لئے ہے، فرمایا سرکار نے، یہ خاص تیرے لئے ہیں، تیرے بعد کسی کو جائز نہیں۔ اللہ اللہ ! اس مقام پر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

یارسول اللہ یہ آپ ہی کی شان ہے۔

حکم نافذ ہے تیرا، خامہ تیرا، سیف تیری
دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا

سبحان اللہ سبحان اللہ ! سرکار سے اسی لئے سوال کیا، ابوداؤد کی حدیث شریف میں ہم یہ بھی پاتے ہیں، امام شہاب تابعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سرکار کی خصوصیت ہے کہ خاص فرمادیا، لیکن اگر کوئی آج ایسا کام کرے، لم یکن له من التکفیر بدٌ" اس کے لئے کفارہ ادا کرنا ضروری ہے، اسے کفارہ دینا ہی ہوگا ، یہ ان کے لئے خصوصیت تھی۔

اللہ اللہ! پتہ چلا کہ سرکار کی بارگاہ میں جو حاضر ہوتے تھے وہ نعمت دارین سے مالامال ہوتے تھے، اسی لئے ہم یہ بھی پاتے ہیں کہ جب کبھی ایسا موقع ہوا تو کبھی کبھی سرکار کریم نے خدائی طاقت کو ضرور استعمال فرمایا۔

یہ تو بخاری شریف کی حدیث آپ سماعت فرمارہے تھے جس کے مصنف حضرت سیدنا محمد بن اسماعیل ہیں، آپ کا اسم شریف محمد ہے، آپ کے والد صاحب کا نام اسماعیل ہے، چونکہ بخارا کے رہنے والے ہیں اس لئے بخاری سے مشہور ہو گئے محمد بن اسماعیل بخاری کے استاذ ہیں، سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ، امام بخاری اور امام مسلم ان دونوں کے استاذ امام احمد ہیں، حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی

اللہ عنہ کے شاگرد کی حدیث کی کتاب سے حدیث آپ نے سن لیا، اب مسند امام احمد حنبل کا ملاحظہ ہو، مسند امام احمد ابن حنبل ہے، اس کی پانچویں جلد ہے صفحہ ۲۵ ہے، اس میں یہ حدیث شریف ہے، اور یاد رکھیں اب جس حدیث شریف کو پڑھنے جا رہا ہوں اس حدیث کو امام اہل سنت اعلیحضرت عظیم البرکت نے ''الامن والعلی'' نامی کتاب میں ذکر کیا ہے، لیکن اعلیحضرت نے جلد کی تفصیل نہیں فرمائی، اس کا مقام نہیں بتایا، تو ڈھونڈنے میں بڑی محنت کرنی پڑی، کیسی پیاری حدیث ہے۔ اس حدیث شریف میں ہے کہ ایمان کی غرض سے لوگ سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے تو عرض کرتے یا رسول اللہ ہم خدا کی بارگاہ میں عبادت کریں گے آپ کے کہنے پر حاضر ہوں گے سب ایمان لے آئے، لیکن ایک ایسے شخص حضور کی خدمت میں آئے جنھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو ایمان لاؤں گا ایک ہی خدا کا سجدہ کروں گا بت پرستی سے کنارہ کش رہوں گا۔ لیکن حضور اس شرط پر ایمان لاؤں گا کہ میں دو ہی وقت کی نماز پڑھوں گا، اب سنو حوالے کے ساتھ بیان کرتا ہوں اسے آپ محفوظ کرلیں حدیث شریف کی کتاب مسند امام احمد بن حنبل کی پانچویں جلد ہے صفحہ نمبر ۲۵ ہے، عبارت بھی پڑھ کر سناتا ہوں، عرض کیا یا رسول اللہ میں ایمان لاؤں گا لیکن اس شرط پر ایمان لاؤں گا، ان کے رب نے اجازت دیا ہوگا کہ اسی شرط پر ان کا ایمان قبول فرمائیں، اور اگر اجازت نہ دیا ہوتا تو رد فرما دیتے عرض کیا یا رسول اللہ اس شرط پر ایمان لاؤں گا۔

اللہ اکبر! حضور نبی کریم رؤف ورحیم نے فرمایا، کسی نے نہیں ذکر کیا لاؤ اگر کہیں کسی کتاب میں ہے کہ حضور نے یہ فرمایا ہو کہ نہیں تم ایمان لاؤ اس شرط پر کہ پانچوں نماز تم کو پڑھنی ہے، مجھے رب نے اختیار نہیں دیا چاہے تم ایمان لاؤ یا ایمان نہ لاؤ پانچوں وقت کی نماز فرض ہے واجب ہے، یہ کہیں نہیں ہے، سرکار نے ان کے

ایمان کو قبول فرمالیا اسی شرط پر، اب حدیث کے الفاظ سنو، مسند امام احمد ابن حنبل شریف پانچویں جلد صفحہ ۲۵ ''اسلم رجل علی انه لا یصلی الا صلاتین فقبل ذالك منه '' اس شرط پر سرکار نے ان کے ایمان کو قبول فرمالیا پھر وہ ایمان لائے تو ارشاد فرمایا، لیصلی خمس صلوٰت، پانچ وقت کی نماز پڑھو، ہوا تو وہی کہ ایمان تو لے آئے اسی شرط پر خدا کے فضل کا اظہار ہوا اللہ تعالیٰ نے امتحان لیا تو اسی شرط پر قبول کیا، لیکن پانچ وقت کی نماز پڑھتے رہے، معلوم ہوا کہ خدا کے فضل کو پاکر اظہار کرنے کے لئے ایسا کیا کہ مصطفیٰ کی طاقت دنیا جان جائے کہ انہیں رب نے اختیار دیا ہے اسی لئے اسلاف اپنی کتابوں میں درج کرتے ہیں۔

کان له ﷺ ان یخص من شاء بماشاء من الاحکام۔

دلائل النبوۃ شریف کی دوسری جلد ہے، صفحہ ۲۶۶ میں ہے امام جلیل الشان علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ نبی کریم کی خصوصیت ہے کہ عام حکم دیکر خاص کردیا۔

اعلیٰحضرت اسی مقام پر فرماتے ہیں، یارسول اللہ۔

حکم نافذ ہے تیرا خامہ تیرا سیف تیری
دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا

اللہ اکبر، حضور نبی کریم رؤف رحیم نے ارشاد فرمایا جو حدیث شریف ہم نے آپ کے سامنے پیش کی یہ حدیث شریف ایک ہی کتاب میں نہیں، الحمد للہ یہ حدیث شریف اور کتابوں میں بھی ہم نے پائی، یہی حدیث شریف ہے، المواھب اللدنیہ میں، یہی حدیث شریف ہے جواہر البحار فی فضائل النبی المختار میں، اس کی دوسری جلد ہے صفحہ ۶۴ ہے، بلکہ میزان الشریعۃ الکبریٰ میں تو ارشاد فرمایا، وہ دونوں نمازیں کون ہیں جن کے لئے کہا تھا کہ ہم پڑھیں گے تو اس نے کہا تھا، فجر کی نماز ہے عصر کی نماز ہے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ! یہ تھے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم جن کی شان عظیم یہ ہے بخاری شریف کی حدیث ہے مسند امام احمد بن حنبل شریف کی حدیث ہے ابوداؤد شریف کی دوسری جلد صفحہ ۵۰۸ ہے، حضور کی خدمت میں ایک مرتبہ ایسا واقعہ پیش آیا پوری حدیث پاک آپ سن لیں !الحمد للہ رب العلمین پوری حدیث شریف سنانے کا شرف حاصل کررہا ہوں جو سرکار نے ارشاد فرمایا انشاء اللہ وہ آپ سماعت فرمائیں گے پھر اس کا ترجمہ عرض کروں گا، حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں،

ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابتاع فرساً من اعرابی فاستتبعه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لِيَقْضِيَهُ ثمنَ فرسه فأسْرَعَ رسول الله صلی الله علیه وسلم المشيَ وأبطأ الاعرابی فَطَفِقَ رجال يعترضون الاعرابی فيساومونه بالفرس ولا يشعرون ان النبی صلی الله علیه وسلم ابتاعه حتی زادبعضُهم الاعرابيَّ فی السوم علی ثمن الفرس الذی ابتاعه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما زادوا علی ثمنه فنادی الاعرابی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اِنْ كُنْتَ مُبْتَاعاً هذا الفرسَ والا بِعْتُهُ فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم حين سمع نداءَ الاعرابی وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم أوليس قد ابتعتُه منك قال الاعرابی لا ،والله ما بعتُكَهُ ،فقال النبی صلی الله علیه وسلم بلی قد اِبْتَعْتُهُ منك، فطفق الناس يلوذون برسول الله صلی الله علیه وسلم وبالاعرابی وهما يراجعان

فيمن جاء من المسلمين قال للاعرابی ويلك ان رسول الله صلی الله عليه وسلم لم يكن ليقول الا حقاً حتی جاء خزيمة رضی الله تعالىٰ عنه وقال انا اشهد انك قد بايعته فاَقبَلَ رسولُ الله صلی الله عليه وسلم علیٰ خزيمة فقال بِمَ تَشهَدُ ولم تكن معنا فقال بتصديقك يارسول الله انا اُصَدِّقُكَ بخبر السماء ولا اُصَدِّقُك بما تقول، اَعلَمُ اَنَّك لا تقول الا حقا قد اٰمناك علی افضل من ذلك علیٰ دينِنا فجعل النبی صلی اللّٰهُ عليه وسلم شهادة خزيمة بشهادة رجلين وقال من شَهِدَ له خزيمةُ فَحَسبُه ۔ (۱)

اب اس کا ترجمہ سنو! ترجمہ یہ ہے کہ

ایک بار سرکار روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے ایک گھوڑا خریدا (عرب کے دیہاتیوں کو اعرابی کہا جاتا ہے) وہ ایمان نہیں لائے اس کے باوجود اس سے حضور نے گھوڑا خریدا، جب گھوڑا خرید کر قیمت طے ہوگئی اور بیع مکمل ہوچکی تو حضور نے اعرابی سے فرمایا اچھا میرے پیچھے پیچھے چلو، ہم گھر پہنچ کر گھوڑے کی قیمت ادا کریں گے۔ اب قیمت طے ہوچکی ہے تم کو قیمت ملے گی، اس نے سمجھا کہ سرکار نے قدم بوسی کے لئے کہا تا کہ یہ سمجھ جائیں کہ قیمت ادا ہوچکی ہے حدیث شریف میں ہے کہ سرکار کی رفتار کا یہ عالم ہوتا تھا کہ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور پیدل چلنے پر آجاتے تھے تو ہم دوڑنے لگتے تھے، تو حضور سوار ہوجائیں تو کیا عالم ہوگا، حدیث شریف میں ہے کہ حضور چلے یہاں تک کہ اعرابی پیچھے رہ گیا تو پیچھے

(۱) متن حدیث کا اکثر حصہ ابوداؤد سے، کچھ حصہ اس کے حاشیے سے ابن سعد کے حوالے سے ماخوذ ہے، نیز اس کی تائید کے لئے نسائی وابن ماجہ سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ مرتب

رہنے سے کچھ لوگ اعرابی سے کوشش کرنے لگے، گھوڑا بہت اچھا دیکھا تو لوگوں نے دام بڑھانا شروع کیا، جتنی قیمت طے ہوئی تھی اس سے زیادہ قیمت لگادیا، اعرابی نے سوچا قیمت زیادہ مل رہی ہے اور حضور آگے بڑھ رہے ہیں تو یہیں سے اعرابی نے بلند آواز سے چلانا شروع کیا کہ اگر آپ گھوڑا خریدنا چاہتے ہوں تو خرید لیجئے ورنہ میں بیچ ڈالوں گا اس نے یہ نہیں کہا کہ گھوڑے کی جو قیمت آپ دے رہے ہیں اس سے زیادہ مل رہی ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ایسی بات کیوں کہتے ہو؟ اعرابی کی آواز آپ کے کان تک پہنچی تو آپ کھڑے ہو گئے، ارشاد فرمایا ''أولیس قد ابتعتُه منك" کیا ہم نے تم سے گھوڑا خرید نہیں لیا، ایسی بات کیوں کرتے ہو؟ جب حضور نے فرمایا کہ گھوڑا خریدا ہے" قال الاعرابی لا" اس نے کہا نہیں میں نے تو بیچا ہی نہیں" والله ما بِعتُکَه" خدا کی قسم ہم نے گھوڑا آپ کے ہاتھ بیچا ہی ہیں حضور نے فرمایا کہ "بلیٰ قد اِبْتَعتُه منك" میں نے گھوڑا خریدا ہے، بات چیت ہو ہی رہی تھی کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے جب لوگ اکٹھا ہو گئے تو اعرابی یوں کہنے لگا ۔فطفق یقول هلم شهیداً" کہنے لگا فیصلہ اس بات پر ہو جائے اگر گھوڑا آپ نے خریدا ہے تو اس کے لئے کوئی گواہ لائیں وہ گواہی دیں اور اتفاق کی بات کہ حضور تنہا ہی تھے اور اعرابی تھا تیسرا کوئی نہ تھا، جو آپ کی گواہی دے جتنے صحابہ تھے سب یہی کہتے کہ "ان النبی ﷺ لا یقول الا الحق" اعرابی یہ ضرور جانتا تھا کہ سچے نبی ہیں میرے نبی کا دعوے سچا ہے اللہ کے نبی ہیں، ان کی زبان پاک پر کلمہ برحق ہی جاری ہوتا ہے رب ان کا جو حکم دیتا ہے وہی فرماتے ہیں۔ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی واللہ وہ اپنی طرف سے نہیں کہتے ہیں، مگر جو خدا کی طرف سے بات ہوتی ہے وہی کہتے ہیں۔

سبحان اللہ سبحان اللہ! صحابہ کرام جتنے حاضر تھے سب یہی کہتے تھے،

سمجھاتے تھے، مگر کوئی یہ نہیں کہتا تھا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں بھی تھا یہی بات ہورہی تھی کہ خزیمہ آگئے، حضور کے صحابی تھے اور دیکھا کہ مجمع لگا ہوا ہے باتیں ہورہی ہیں گفتگو کے بعد سامنے آگئے، اعرابی کے سامنے آگئے، اور سینا تان کر کھڑے ہوگئے۔انا اشھد قد بعته، میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے رسول کے ہاتھ بیچا ہے، حضرت خزیمہ نے گواہی دیدی تو سرکاران کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا'یاخزیمة بم تشھد' اے خزیمہ کیوں تم گواہی دے رہے ہو؟ تمہارے پاس کوئی دلیل ہی نہیں ہے، معاملے کو دیکھا نہیں گواہی کیسے دیدی، حضرت خزیمہ کہتے ہیں یارسول اللہ میں موجود نہ تھا آپ فرمادیں تو آپ کی تصدیق نہ کروں حضور آپ فرمارہے ہیں، پھر فرماتے ہیں۔'انی اصدقك بما تقول واعلم انك لا تقول الا الحقا' میں ہر اس چیز کی تصدیق کرتا ہوں جسے آپ فرماتے ہیں، میں جانتا ہوں کہ آپ حق ہی کہیں گے، یارسول اللہ کیا میں تصدیق نہ کروں، پھر عرض کررہے ہیں۔یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ خبردیں آسمان کی، آپ خبردیں زمین کی، میرے مرجانے کے بعد قبر میں دوفرشتے آئیں گے، وہ سوال کریں گے، ایسا ایسا سوال ہوگا، تو حضور! چاہے عرش کی بات ہو، چاہے فرش کی بات ہو، چاہے میدان قیامت کی بات ہو، سب کی تصدیق کرتا ہوں، اور جوکل کی آپ خبردیں اس کی بھی تصدیق کرتا ہوں، کیا خود آپ ہی کی تصدیق نہ کروں؟ اتنا کہنا تھا کہ رحمت عالم کی زبان پر یہ الفاظ آئے فرمایا' من شھد له خزیمة فحسبه' سرکار نے مجمع عام میں ارشاد فرمایا اس حکم کو بھی بدل دیا جائے، میرا خزیمہ جس کی گواہی دے کسی کے لئے ہو تنہا اس کی گواہی دو گواہوں کے برابر ہے۔

سبحان اللہ! قرآن شریف ہے اس کا ۲۸واں پارہ ہے، سورہ طلاق کا پہلا رکوع ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا' وَاشْهِدُوا ذَوَیْ عَدْلٍ مِنْکُمْ'' اور اپنے میں

دو ثقہ معتمد گواہ کرلو دیکھو تعداد کم سے کم دو ہے دو مرد گواہی دیں، عام حکم یہ ہے مگر آپ نے تنہا خزیمہ کی گواہی کو خاص کر دیا، کہ تنہا ایک گواہی دے تو کافی رہے، یہ اختیار نہیں تو کیا ہے؟ عام حکم موجود ہے آپ یاد رکھو، کہ صرف ایک ایسا موقع ہے کہ ایک شخص کی گواہی مقبول ہے اس موقع کے علاوہ کہیں ایک آدمی کی گواہی مقبول نہیں وہ موقع رمضان شریف کے مہینے کا ثبوت ہے، جبکہ انتیس شعبان کی تاریخ ہو اور مطلع ابر آلود ہو اور آسمان صاف نہ ہو تو اگر ایک آدمی نے گواہی دیدی کہ آج رمضان شریف کا چاند نظر آ گیا ہے تو اس کے ثبوت کیلئے تنہا ایک آدمی کی گواہی کافی ہے، تفسیر میں ہے کسی اور موقع پر تنہا ایک آدمی کی گواہی مقبول نہیں ہے سوائے رمضان شریف کے چاند کے ثبوت کیلئے مگر یاد رکھو حضرت خزیمہ حضور کے وہ صحابی ہیں کہ جن کے بارے میں حضور نے فرمادیا کہ جس بھی معاملہ میں تنہا خزیمہ گواہی دیں گے ان کی گواہی دو مردوں کے برابر ہوگی، کیوں نہ ہم کہیں۔

حکم نافذ ہے تیرا سیف تیری خامہ تیرا
دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا

سبحان اللہ سبحان اللہ! یہ حضرت خزیمہ حضور کے ایسے صحابی ہیں کہ یہ خصوصیت کسی اور کو نہ ملی، ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ میں حضرت خزیمہ ہیں جو تنہا گواہی دیں تو کافی ہو جائے، آج یہ خصوصیت حضرت خزیمہ کو ملی کسی اور کو نہیں ملی۔ جو مسند امام احمد بن حنبل شریف میں ہے پانچویں جلد ہے صفحہ ۲۱۴ حدیث شریف سن لیجئے!

عن عمارة بن خزيمة ابن ثابت ان اباه قال رأيت فى المنام انى اسجد على جبهة النبى صلى الله عليه وسلم فاخبرت بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان

الروح لا تلقی الروح واقنع النبی صلی الله علیه وسلم رأسه هکذا فوضع جبهته علی جبهة النبی صلی الله علیه وسلم.

حضرت سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ رسول کے صحابی ہیں، انہوں نے یک مرتبہ خواب دیکھا کہ یارسول اللہ آپ تشریف فرما ہیں اور سرکار آپ کی پیشانی پاک پر میں نے سجدہ کیا، حدیث کے الفاظ یہ ہیں'فاقنع النبی صلی الله علیه وسلم راسه' حضور نے پہلوئے مبارک پر آرام فرمایا، اور جب پیشانی پاک سامنے آگئی تو حضور نے فرمایا کہ پیشانی پاک پر سجدہ کرو، گیارہویں صدی کے مجدد شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اس مقام پر فارسی میں اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔ 'راست کردہ رویائے خودرا کہ سعی وسجدہ کن' اے مرد اپنے خواب کو سچا کرلو، تو وہ نبی کے پیشانی پر سجدہ کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا، مسند امام احمد بن حنبل کی حدیث پھر سنائے دیتا ہوں، 'فوضع جبهته علی جبهة النبی صلی الله علیه وسلم" حضور نے فرمایا، تو حضرت خزیمہ نے حضور نبی کریم رؤف ورحیم کی پیشانی مبارک پر سجدہ کیا۔ یہ شرف صرف آپ کو ملا ہے تمام صحابہ میں جنھوں نے حضور کی پیشانی پر سجدہ کیا، پیشانی پاک کو چومنے کا تو بہت لوگوں نے شرف پایا، لیکن آپ جیسا شرف کسی کو نہیں ملا، جناب ایک بات اور سن لیں تاکہ کچھ سن کر کچھ اور نہ سمجھ لیں فرق ہو جائے گا۔ سجدہ کیا حضور کو یہ کیا معنی ہے کہ حضور کی پیشانی پر سجدہ کیا، دیکھو، مثال کے طور پر آپ یوں سمجھیں، ہم اور آپ نماز پڑھتے ہیں، (الحمد للہ رب العلمین) تو قبلہ کی طرف، کعبہ کی طرف ہمارا آپ کا سجدہ ہوتا ہے۔ جب ہم سجدہ کرتے ہیں تو ساجد کہلاتے ہیں اور زمین پر سجدہ کرتے ہیں تو زمین ہے مسجود علیہ کہ جس پر سجدہ کیا جائے، کعبہ کی طرف سجدہ کرتے ہیں تو کعبہ مسجود الیہ جس کی طرف سجدہ کرتے ہیں

حالانکہ سجدہ تو خدا کو کرتے ہیں، خدا کی ذات ہے مسجودلہ، حضور کی پیشانی پر سجدہ کیا تو حضور کی پیشانی مسجود علیہ تھی، نہ کہ مسجودلہ، آپ زمین پر یا فرش پر سجدہ کرتے ہیں تو خدا کو سجدہ کرتے ہیں۔ لیکن خزیمہ نے پیشانی انور پر سجدہ کیا تو پیشانی انور بھی مسجود علیہ تھی ، نہ کہ مسجودلہ ، ہماری شریعت میں سجدۂ تعظیمی بھی منع وحرام ہے۔ حضرت آدم کو فرشتوں نے سجدہ کیا حضرت سیدنا یعقوب اوران کے فرزندوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا جیسا کہ قرآن عظیم میں موجود ہے وہ سجدۂ تعظیم تھا جو پہلی شریعتوں میں جائز تھا، اسی کو اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں، محبت اس کا نام نہیں کہ جو حدود شرع سے باہر ہو جائے، بلکہ محبت اسکا نام ہے کہ شرع کے حدود میں رہ کر عمل کیا جائے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

نہ ہو آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو
مگر سد ذرائع داب ہے اپنی شریعت کا

اپنی شریعت کا ہمیں حضور صدقہ دیتے ہیں، مصطفےٰ نے جو فرمایا وہی شریعت ہے۔

سبحان اللہ، سبحان اللہ! تو وہاں پہلی شریعتوں میں سجدہ تھا یہاں نہیں، دھوکہ نہ کھانا کہ حضور کو سجدہ کیا ان کی پیشانی مبارک پر سجدہ کیا۔ بات واضح ہوگئی تو ثابت ہوا کہ حضور کی پیشانی پر سجدہ کیا، نہ کہ حضور کی پیشانی کو، اب یہ حدیث شریف میں ارشاد فرمایا کہ حالت ایمان میں نبی کے جسم سے جس کا جسم لگ جاتا ہے تو جہنم کی آگ اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ اللہ اکبر! اب تھوڑی سی بات آپ سماعت فرمائیں۔ شہنشاہ بغداد آل رسول کی بارگاہ میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت عرض کرتے ہیں۔

یا رسول اللہ!

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

یارسول اللہ! سرکار غوث اعظم میرے غوث ہیں، سرکار آپ کے لاڈلے بیٹے ہیں۔ شہنشاہ بغداد کی بات سنو، دھوکے میں نہ آؤ، کہ آج کوئی کہہ دے کہ ہم بھی پاکی، تقوی، طہارت میں وہ منزل حاصل کرلیں گے جو منزل سوائے خدا کی رحمت کے کوئی پاتا ہی نہیں۔ آیئے، حضور شہنشاہ بغداد کی بارگاہ میں اس زمانے میں بھی جو لوگ نماز کے پابند تھے، روزہ رکھتے تھے، نوافل کی کثرت تھی، خوب عبادت کرتے تھے وہ لوگ آپ سے پوچھنے آگئے دیکھو بہجۃ الاسرار شریف صفحہ نمبر ۵۸ ہے۔

"قالوا له انا نصوم مثل ما تصوم ونصلی مثل ما تصلی و نجتهد مثل ما تجتهد وما نری من احوالك شيئاً"۔

عرض کیا حضور کیا بات ہے؟ جیسے آپ روزہ رکھتے ہیں، جیسے آپ نماز پڑھتے ہیں ویسے ہم بھی روزہ رکھتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور حضور جیسے آپ عبادت میں کوشش کرتے ہیں شب بیداری کرتے ہیں وہی حال ہمارا بھی ہے۔ "وما نری من احوالك شيئاً" لیکن آپ جیسے وارث الحال ہیں آپ سے بعض کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں، ہم سے ایسا نہیں ہوتا، دیکھا آپ نے، پوچھا تھا، حضور ہم تو کچھ نہیں پاتے، سب کچھ کرتے ہیں مگر آپ کی طرح نہیں، تو شہنشاہ بغداد نے ارشاد فرمایا۔

"قال رضی الله عنه زاحمتمونی فی الاعمال أتزاحمونی فی المواهب"

آپ نے فرمایا، اے پوچھنے والو! تم نے ہر بات میں ہماری برابری کرلی، جسے ہم کرتے ہیں اسے تم کرتے ہو، اعمال میں تو تم نے ہماری برابری کردی، لیکن ہم پر جو احسان ہے ان پیارے رسول کریم کا، جو میں نے ساری منزلیں طے کرلی ہیں، کیا ان میں بھی برابری کروگے؟۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ کسی چیز نہیں ہے جہدی نہیں ہے، فیضان سے حاصل ہوتا ہے، اللہ اکبر! غوث اعظم کو دیکھا جیسا وہ نماز پڑھتے ہیں ویسا ہم بھی پڑھتے ہیں لیکن یہ نہ دیکھا کہ لطافت عبادت کا یہ عالم تھا کہ شہنشاہ بغداد کھانے کی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے، پانی کی طرف توجہ نہ دیتے تھے، ہمارا اور تمہارا یہ حال ہے کہ ذرا بھوک لگی، پیاس کا احساس ہوا دل اس طرف ہو جاتا ہے، مگر آپ کا یہ عالم تھا کہ متوجہ نہ ہوتے تھے۔ کب کھاتے تھے، کب پیتے تھے؟ شہنشاہ بغداد کے زمانے ہی میں یہ تھا، غوث اعظم نے ان کو یہ سکھا دیا، یہ فرمایا۔

"واللہ ما اکلت حتی قیل لی بحقی علیك کل ولا شربت حتی قیل لی بحقی علیك اشرب وما فعلت شیئا حتی امرت بفعلہ"

غوث پاک نے ارشاد فرمایا، دیکھو تمہارا کھانا، تمہارا پینا اور ہے، خدا کی قسم میں کھانا کھاتا نہیں ہوں جب تک کہ میرے خالق کا کرم وشرف مجھ پر نہیں ہوتا، ارشاد ہوتا ہے، میرے بندے عبدالقادر لے لو، خدا کی قسم، فوراً کھانا کھالیتا ہوں، میرے بندے عبدالقادر میرے اس وقت کی قسم، تو لے لے جو چاہے، پانی پی لے"ما اکلت حتی قیل لی بحقی علیك کل وماشربت حتی قیل لی بحقی علیك اشرب" پھر فرمایا، صرف کھانا پینا نہیں، "ومافعلت شیئاً حتی امرت بفعلہ" میں کوئی کام ہی نہیں کرتا جب تک کہ حکم نہیں ملتا۔

اعلیٰحضرت عظیم البرکت پر قربان جاؤ۔ آپ اس کی ترجمانی یوں کرتے ہیں، شہنشاہ ہیں تب تو غوث اعظم کا لقب پایا۔ وہ پیارے غوث ہیں وہ جدھر گزر

جائیں تو مجمع لگے۔

قسمیں دیدے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ تیرا چاہنے والا تیرا

اللہ تبارک وتعالی اپنی محبت اور اپنے حبیب کی محبت عطا فرمائے، اور سرکار غوث اعظم کی محبت عطا فرمائے اور ان کے صدقہ و طفیل ہم تمام لوگوں کو سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين ۔